

فرضیت حج

اعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم. ان اول بيت وضع للناس للذي ببكة مباركا وهدى للعالمين. فيه آيات بينات مقام ابراهيم ومن دخله كان آمنا ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا ومن كفر فان الله غني عن العالمين (ان عمران: 97-96)

بے شک سب سے پہلے جو گھر لوگوں کے (عبادت) کیلئے بنایا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے بابرکت اور تمام جہان والوں کیلئے ہدایت اس (خانہ کعبہ) میں (اللہ تعالیٰ کی قدرت کی) کئی کھلی نشانیاں ہیں (ان میں سے ایک) مقام ابراہیم ہے۔ اور جو بھی اس میں داخل ہو گیا وہ اس میں ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کیلئے لوگوں پر (فرض ہے) بیت اللہ کا حج کرنا جو شخص وہاں تک راستے کی طاقت رکھتا ہے اور جو شخص کفر کرے (باوجود قدرت کے حج نہ کرے) تو بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے بے پروا ہے۔

ان آیات بینات میں اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کی عظمت و فضیلت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ حج کی فرضیت کو بیان فرمایا ہے۔ حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله و اقام الصلوٰۃ و ایتاء الزکوٰۃ و حج البیت و صوم رمضان (مسلم 32/1، کتاب الایمان) اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے اللہ تعالیٰ کی توحید اور رسول اللہ ﷺ کی عبدیت اور رسالت کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

اب جو شخص مکہ پڑھنے کے بعد باقی تمام امور تو ادا کرتا ہے مگر باوجود طاقت، ہونے کے بیت اللہ شریف کا حج نہیں کرتا تو اس کا اسلام مکمل ہی نہیں ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو کوئی انکار کرے یعنی حج ادا نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ تو اس کی ہی کیا سارے جہان کی بھی پروا نہیں ہے یہ اتنا بڑا اہم عمل ہے مگر مکی لوگ کاروباری لالچ میں اس فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی کر جاتے ہیں ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وعید سے ڈرنا چاہئے اور اولین فرصت میں یہ فرض ادا کرنا چاہئے۔ اور پھر مکی لوگ رسما ہی حج کیلئے چلے جاتے ہیں ان لوگوں کو بھی حج پر جاتے ہوئے یہ نیت اور ارادہ کرنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر یہ فرض ادا کرنے جا رہے ہیں اور اس میں ہمارا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اگرچہ اس کے ساتھ اور کئی فوائد بھی اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے مگر نیت خالص رضائے الہی کے حصول کی ہو۔ اور طاقت سے مراد یہ ہے کہ مالی طور پر بھی آدمی مستحکم ہو راستے کے آنے جانے کا خرچہ ہو اور گھر والوں کے اخراجات کا بندوبست بھی ہو اور پھر صحت و تندرستی ہو کہ ارکان حج ادا کر سکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس فریضہ کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے اور حجاج کرام کے حج کو قبول فرمائے آمین ثم آمین۔

فضیلت حج

عن ابی ہریرۃ قال سمعت النبی ﷺ یقول من حج لہ فہم یرفت ولم یفسق رجوعہ کیوم ولذاتہ امہ (بخاری 20671، باب فضل الحج المبرور)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص نے حج کیا اللہ تعالیٰ کیلئے تو (ان دنوں میں) نہ اس نے ہرجا کیا اور نہ ہی کوئی گناہ کا کام بیات کی تو وہ (حج کر کے) لوٹے گا اس دن کی طرح جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔ حج اسلام کا ایک اہم رکن ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں سے صاحب استطاعت لوگوں پر زندگی میں ایک مرتبہ ادا کرنا فرض کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور رسول اللہ ﷺ نے اس عمل کی بہت زیادہ فضیلت بیان فرمائی ہے جیسا کہ اس حدیث مبارکہ سے واضح ہے کہ جو شخص حج کرتا ہے اور اس دوران وہ کوئی عمل بھی حج کے منافی نہیں کرتا، مثلاً لڑائی، جھگڑا، دھبہ کاشی، چوری، گالی گلوچ، چغلی غیبت، الزنا، شرابی وغیرہ سے پرہیز کرتا ہے حتیٰ کہ بعض جائز امور بھی جو صرف ارکان حج کی ادائیگی کے دوران احرام کی حالت میں منع ہیں سے بھی بچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بغیرہ کبیرہ تمام قسم کے گنہگاروں سے اس طرح پاک و صاف کر دیتے ہیں جیسے وہ پیدا ہونے کے دن گناہوں سے پاک تھا۔ یعنی جب وہ پیدا ہوا تھا تو اس کے نامہ اعمال میں کوئی گناہ درج نہیں تھا ایسے ہی جب وہ حلال کمائی سے سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق فریضہ حج ادا کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال سے اس کے سابقہ تمام گناہ مٹا دیتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق ان گناہوں کو نیکیوں سے تبدیل کر دیتے ہیں۔ اسی طرح ایک دوسری حدیث ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اللہ کے رسول ﷺ کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا پھر پورا چھا گیا اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا پھر سوال کیا گیا اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا حج مبرور (بخاری)

اس لئے ان تمام مسلمانوں بھائیوں کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ کی سعادت نصیب فرمائی ہے کوشش کرنی چاہئے کہ بیت اللہ کا حج کرتے وقت کوئی عمل بھی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی والا نہ کریں اور حج کرنے کے بعد بھی اس کی حفاظت کریں اپنے عقائد اور اعمال میں کتاب و سنت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ ایسے حج کا کوئی فائدہ نہ ہوگا جس کے بعد آدمی شرک کرتا رہے۔ یا بدعت سے توبہ نہ کرے اور یا پھر دنیاوی معاملات میں ظلم و زیادتی روا رکھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اس کے نامہ اعمال کو ساقیہ بنائے گا جو اس کے لئے عذاب الہی کا سبب بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی دنیا و آخرت بہتر فرمائے سینات سے دور رکھ کر تے ہوئے حسنت کو قبول فرمائے آمین ثم آمین۔